السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زانیہ عورت کو بھی عدت گزارنی ہوگی جیسا کہ منکوحہ عورت کو گزارنی ہوتی ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان الحکم الا اللہ۔ صورت مسئولہ چند شقوق کی محتمل ہے سب کا جواب علاحدہ ہے

1۔ عورت زانیہ غیر منکوحہ ہے۔ اس حالت میں اس کی عدت استبراء حمل ہے یعنی وطی آخر کے بعد سے اتنا انتظار کرے کہ حاملہ نہ ہونے کا یقین ہوجائے اور اگر حاملہ ہے تو وضع حمل کا انتظار کرے لقولہ تعالیٰ أُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وفسرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ لاتوطا حامل حتی تضع ولا غیر ذات حمل حتی تحیض حیضة رواہ احمد وابوداؤد الحاکم من حدیث ابی سعید الخدري وردي احمد وابوداود والترمذي وابن حبان من حدیث ورفع بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : لا یحل لاحد یومن باللہ والیوم الاخران یسقی ماءہ زرع غیرہ

لیکن اگر کسی ایک شخص سے وہ عورت بتلائے زنا تھی اور اب اسی مرد سے نکاح کرے تو اب اس کو استبراء رحم یا وضع حمل کے انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس حالت میں سقی الماء فی غرزرع نہیں ہے

2۔ عورت زانیہ کسی کی منکوحہ ہے اور شوہر سے تعلق بھی تھا اور اب شوہر نے انتقال کیا اس صورت میں اگر عورت حاملہ نہیں ہے تو اس کو شوہر کی وفات کی عدت پوری کرنا ضروری ہے لقولہ تعالیٰ يَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا اور اگر وہ عورت حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے : أُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اگرچہ حمل زنا کا ہو' لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم : الولد للفراش ولعاہر الحجر

3۔ عورت زانیہ کسی کی منکوحہ ہے مگر شوہر سے اس کی خلوت صحیحہ نہیں ہوئی ہے یا خلوت صحیحہ ہوئی مگر شوہر نابالغ ہے یا ایسا جرح ہے جس سے دونوں میں باہمی تعلق نہ ہونا متیقین ہے اور اب اس کا شوہر قضا کرگیا۔ اس کی عدت چار مہینہ دس دن تو ضروری ہے عام ازیں کہ حاملہ ہو یا نہ ہو اور بعد انقضاء عدت اگر وہ عورت حاملہ ہو تو اسی کا حکم وہی ہے جو اوپر گذرا یعنی جس مرد کا یہ تعلق زنا اس کو حمل ہے اسی سے نکاح کرنے میں وضع حمل کا انتظار کرنا ضروری ہے۔

4۔ عورت زانیہ کسی کی منکوحہ ہے۔ اب شوہر نے انتقال نہیں کیا بلکہ طلاق دیدیا۔ اس صورت میں عدت طلاق اس کو پوری کرنا چاہیے اس تفصیل کے ساتھ جو متوفی عنہا زوجہا کی باتوں میں بیان ہوا واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ ابو عبداللہ محمد ادریس عفی عنہ بقلم العبد الآثم ابی الحسن محمد بن عبدالمنان خان کان اللہ لہ المرشد آبادی الجنگی فوری بماہ صفر 1326ھ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص134

محدث فتویٰ